پروگرام ایسا ہو کہ صرف فقرا و مساکین پر اسے صَرف کیا جائے۔ زکوٰۃ کی رقم کو تعمیرات پر نہیں لگایا جاسکتا، نہ ہسپتال کے لیے دیگر سامان اس سے خریدا جاسکتا ہے۔

اگر آپ کوئی ایسا ٹرسٹ قائم کرتے ہیں جس میں زکوٰۃ کی رقم صرف کی جائے، تو صرف ایسی صورت میں قائم کیا جاسکتا ہے، جب کہ آپ ٹرسٹ کی ایک مد میں زکوٰۃ جمع کریں اور دوسری مد میں عطیات، عمارت، ہسپتال کا سازوسامان، ڈاکٹروں کی تنخواہیں عطیات سے پورا کریں، اور فقرا و مساکین کے لیے دوائیں اور علاج کے اخراجات، ایکسرے اور آپریشنز وغیرہ کی فیس زکوٰۃ کی مد سے ادا کریں تاکہ زکوٰۃ کی رقم صرف مستحقین پر صَرف ہو۔ عمارت، ہسپتال کا سازوسامان اگر آپ زکوٰۃ سے خریدیں گے تو یہ اس لیے صحیح نہ ہوگا کہ اس سازوسامان سے غریب کے ساتھ امیر بھی استفادہ کرے گا۔ زکوٰۃ کی رقم سے خرید کردہ سازوسامان کا استعمال امیر کے لیے درست نہیں ہے، الا یہ کہ اس سازوسامان کے استعمال کا عوض امیر سے لے کر زکوٰۃ فنڈ میں جمع کیا جائے اور اس کو فقرا و مساکین پر صَرف کیا جائے۔ البتہ ڈاکٹر کی فیس اور جو خرچ غریب کے علاج کی مد میں آئے، اسے زکوٰۃ کی رقم سے ادا کیا جاسکتا ہے۔

آپ اپنے ٹرسٹ کو مذکورہ اصولوں کے مطابق قائم کریں۔ موجودہ صورت حال میں آپ کا ٹرسٹ اس معیار پر پورا نہیں اُترتا جو زکوٰۃ کی رقم جمع کرنے اور صَرف کرنے کے لیے ضروری ہے۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

ایصالِ ثواب کے لیے فنڈ کا قیام

س : اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کی خاطر ہم نے ایک فنڈ قائم کیا ہے تاکہ صدقۂ جاریہ کا ایک نظام بناسکیں۔ اس فنڈ کا طریقۂ کار یہ ہے کہ ہم چند رشتہ داروں نے مل کر ایک اسلامی بنک میں جوائنٹ اکاؤنٹ کھولا ہے۔ اس اکاؤنٹ میں صدقہ، خیرات، عطیات اور چندے کی نیت سے نکالی جانے والی رقم جمع کی جاتی ہے۔ یہ رقم یا سرمایہ ہم خود، اپنے خاندان اور اپنے اعزہ و اقربا سے مندرجہ بالا اکاؤنٹ میں جمع کرتے ہیں۔ یہ اکاؤنٹ چند حضرات کے مشترکہ کنٹرول میں ہے اور جمع شدہ سرمایہ کسی کی بھی

ذاتی ملکیت نہیں بلکہ بطورِ امانت اُن کے پاس ہے۔ ہم اس سرمائے کو اسلامی بنکوں کے ذریعے سود سے پاک سرمایہ کاری میں لگاتے ہیں، اور جو منافع حاصل ہوتا ہے، وہ کسی فلاحی مقصد میں بہ نیت ایصالِ ثواب استعمال کر لیتے ہیں۔

اس ضمن میں پہلا سوال یہ ہے کہ اس اکاؤنٹ میں مندرجہ بالا مقصد کے لیے ہم کن کن مدات کی رقم وصول کر سکتے ہیں؟ اگر ہم اس سرمائے اور اس کے نفع کو محض ایک مقصد، یعنی امراضِ جگر و گردہ میں مبتلا مستحق مریضوں اور اس کام سے منسلک ہسپتالوں کے لیے استعمال کریں تو کیا زکوٰۃ کی رقم سے بھی اس فنڈ کی اعانت کی جا سکتی ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ مندرجہ بالا طریقۂ کار سے جو سرمایہ حاصل ہوتا ہے اُسے ہم پانچ سالوں کے دورانیے کے لیے مختلف حلال منافع بخش اسکیموں میں لگا رہے ہیں۔ کیا اس سرمائے پر زکوٰۃ واجب ہے؟

ج: آپ نے فقرا و مساکین اور نادار لوگوں کی خدمت کے لیے جو اسکیم بنائی ہے وہ قابلِ قدر اور قابلِ تقلید ہے۔ تمام صاحبِ حیثیت لوگ حاجت مندوں کو روٹی کپڑا، رہایش، علاج اور تعلیم کے وسائل فراہم کرنے کے لیے اس طرح کی اسکیمیں بنائیں تو اسلامی تہذیب و ثقافت کا احیا ہوگا۔

اصلاً یہ کام تو حکومت کا ہے۔ گذشتہ ادوار میں اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کی سفارشات کی روشنی میں زکوٰۃ و عشر اور بیت المال کا جو نظام ترتیب دیا گیا، ان سفارشات کو اصل شکل میں نافذ کرنے کے بجاے ترمیم کر کے ناقص شکل میں نافذ کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں زکوٰۃ و عشر اور بیت المال کا نظام غریبوں کی ضروریات کا کفیل بننے میں ناکام رہا ہے۔

آپ اپنی اس اسکیم کو مستحقینِ زکوٰۃ، غربا اور نادار لوگوں کی حاجات و ضروریات کو پورا کرنے تک محدود رکھیں تو اس اسکیم میں زکوٰۃ بھی جمع کر سکتے ہیں۔ اگر امراضِ جگر و معدہ وغیرہ کے لیے مختص رکھنا چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں، لیکن اس سلسلے میں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ رقم کسی ہسپتال کو دینے کے بجاے براہِ راست مریض جو زیرعلاج ہے اس کو نقد یا اس شکل میں دیں کہ اخراجات کے بل جو آپ کو دیے جائیں ان کی ادایگی ہسپتال میں کر دیں۔ مریض کو ہسپتال میں